روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 14 جولائی 2016ء 9 شوال 1437 ہجری 14 وفا 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 158

روشن چہرے کے خدوخال

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک بار جوتی مرمت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو پسینہ آیا تو مجھے اس میں سے نور پھوٹتا ہوا دکھائی دیا۔ میں نے عرض کیا کہ ابو کبیر ھذلی کے ان اشعار کے مصداق دراصل آپ ہیں۔

فاذا نظرت الی اسرة وجهه   برقت کبرق العارض المتهلل

یعنی تم میرے محبوب کے روشن چہرے کے خدوخال دیکھو گے تو تمہیں اس کی چمک دمک بادل سے چمکنے والی بجلی کی طرح معلوم ہوگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں مجھے دیکھ کر اتنا لطف نہیں آیا ہوگا جتنا لطف مجھے تم سے یہ شعر سن کر آیا ہے۔

(سنن بیہقی جلد7 صفحہ 422 باب الحیض علی الحمل حدیث نمبر:15204)

نماز کا عملی زندگی پر اثر

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

”نماز کو سنوار کر پڑھو اور جو معاہدہ نماز میں کرتے ہو عملی زندگی میں اس کا اثر دیکھو۔ زبان سے کہتے ہو ایاک نعبد ہم تیرے فرمانبردار ہیں مگر کیا فرمانبرداری پر ثابت قدم ہو؟ پھر واعظوں کو ڈانٹا ہے کہ تم دوسروں کو نیکی کی نسبت کہتے ہو اور اپنے تئیں بھلاتے ہو۔ پس تم دونوں سنانے والے اور سننے والے ثابت قدمی سے کام لو اور دعا کرو۔ نماز پڑھو کہ یہ دونوں کام خَاشِعِیْن (عاجزی کرنے والے) پر گراں نہیں۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت خواتین اساتذہ

نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ جات کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ درج ذیل قابلیت کی حامل خواتین درخواست دینے کے اہل ہوں گی۔

1۔ **تعلیمی قابلیت:** ایف ایس سی، بی ایس سی، بی ایس، ایم اے، ایم ایس سی۔

2۔ **مضامین:** سائنس، کیمسٹری، فزکس، زوآلوجی، باٹنی۔

3۔ **کم از کم تجربہ:** پرائمری، ایلیمنٹری اور سیکنڈری کلاسز کو پڑھانے کا ایک سالہ تجربہ۔

درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹس سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(نظارت تعلیم)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ہندو لیڈروں کا خراج عقیدت

بجلی بھردی

پروفیسر رام دیو صاحب بی اے لکھتے ہیں۔

شروع میں حضرت محمد صاحبؐ کے صرف تیس معاون اور مددگار تھے ان کی جاتی (قوم) قریش ان کی سخت مخالف تھی۔ یہاں تک کہ آخرکار انہیں مکہ سے بھاگ کر مدینہ جانا پڑا لیکن مدینہ میں بیٹھے ہوئے محمد صاحبؐ نے ان میں جادو کی بجلی بھردی وہ بجلی جو انسانوں کو دیوتا (فرشتے) بنا دیتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بجلی راجوں مہاراجوں میں نہیں بھری تھی بلکہ عام لوگوں میں۔ محمد صاحبؐ نے عرب میں کس قسم کا وشواس (یقین) بھر دیا تھا اس کی ایک مثال سنئے۔ ایک غلام کو جو مسلمان ہو چکا تھا اس کا آقا دھوپ میں بٹھا کر اور اس کی چھاتی پر پتھر رکھ کر پوچھا کرتا تھا کہ بتا تو محمد ﷺ کو چھوڑے گا یا نہیں؟ لیکن غلام صاف انکار کرتا ہے۔ (بحوالہ: برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 11)

ایک باعمل انسان

مدراس کے ہندوؤں کے ممتاز لیڈر مسٹر سی بی رام نے ایک جلسہ عام میں کہا ”پیغمبر اسلام ایک باعمل انسان تھے ان کی سچائی کی پیاس کو سوائے وحی الٰہی کے اور کوئی چیز نہ بجھا سکی انہوں نے اپنی قوم کو زندگی میں مہمل فلسفہ کی کبھی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ دکھوں اور مصیبتوں میں سینہ سپر رہنے کا اصول اور ان کی زندگی کا جزو تھا۔ اسلام نے ہمیشہ ٹالریشن (بردباری) کی تعلیم دی ہے اور ہمیشہ وہ عالمگیر اتحاد کا جزو تھا۔“ (بحوالہ: برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 30)

روحانی اتحاد

ایک فاضل ہندو بنگالی لکھتا ہے۔

جس طرح کلکتہ میں ناخدا کی مسجد میں یا کھلے میدان میں سینکڑوں ہزاروں مسلمان آج صبح کو سربسجود نظر آتے ہیں۔ اسی لمحہ میں تمام اسلامی دنیا نماز میں مصروف ہوگی۔ اسی کو روحانی اتحاد کہتے ہیں یہ مذہب کا نہ ٹوٹنے والا مستحکم رشتہ ہے اخوت اور برادری کا یہ حقیقی اجتماع ہے اس رشتہ نے اسلامی سوسائٹی کو مضبوط بنا دیا ہے اور مسلمانوں کی قومی زندگی کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ سب حالت جو اسلام میں پائی جاتی ہے اس کا افتخار اس مقدس شخص کو حاصل ہے جو خدا کا بھیجا ہوا رسولؐ تھا اور جس نے عرب جیسے وحشی ملک میں اخوت کی روح پھونک دی تھی۔“

(اخبار ذوالقرنین۔ بحوالہ: برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 31)

رواداری کا مذہب

رسالہ East and West کا مضمون نگار لکھتا ہے۔

”اسلام کی تاریخ میں ایک ایسی خاصیت پائی جاتی ہے جو دوسرے مذاہب کو غیر آزاد رکھنے کے بالکل خلاف ہے۔ اسلام کی تاریخ کے ہر ایک صفحہ میں اور ہر ایک ملک میں جہاں اس کو وسعت ہوئی دوسرے مذاہب سے مزاحمت نہ کرنے کی خصوصیت موجود ہے یہاں تک کہ ایک عیسائی شاعر نے اعلانیہ یہ کہا تھا کہ ”صرف مسلمان ہی روئے زمین پر ایک قوم ہیں جو دوسرے مذاہب کی آزادی سلب نہیں کرتے“۔

اور ایک انگریز سیاح نے مسلمانوں کو یہ طعن کیا ہے کہ وہ (مسلمان) حد سے زیادہ دوسرے مذہب کو آزادی دیتے ہیں۔

(بحوالہ: برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 12)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مکرم ڈاکٹر عطاء الہادی صاحب

سیر اور ورزش کی اہمیت اور اقسام

طاقتور مومن، کمزور مومن کی نسبت خدا کو زیادہ پیارا ہے

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیؐ فرماتے ہیں:

ایک طاقتور مومن بہتر اور خدا کی نظر میں زیادہ محبوب ہے۔ بہ نسبت ایک کمزور مومن کے۔

تو یہاں ہمارے پیارے آقا نے ہمیں خدا کی محبت پانے کا ایک یہ راستہ بھی بتا دیا کہ ہم اپنی صحتوں کا خیال رکھیں۔

ایک بہتر صحت کو برقرار رکھنے کے لئے جہاں ہم اچھی خوراک، صاف ستھرا لباس، ماحول کی صفائی ستھرائی اور اخلاقی حالتوں کی بہتری کی کوشش کرتے ہیں وہاں صحت کے لئے ایک اہم جزو کو ہم بھولتے جارہے ہیں اور وہ ہے سیر اور ورزش۔ حالانکہ اچھی صحت کو برقرار رکھنے میں سیر اور ورزش کا ایک اہم کردار ہے۔

دینی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو رسول کریم ﷺ اور خلفاء راشدین بہترین صحت کا نمونہ نظر آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی سکھ پہلوان سے دوڑ میں جیت کی مثال آپ کو یاد ہوگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا طغیانی کے دنوں میں تیر کر دریا کو عبور کرنا آپ کے لئے قابل رشک ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جب جماعتی تنظیموں کا ڈھانچہ بنایا تو ایک پورا شعبہ صحت جسمانی کے لئے رکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں کھیلوں کا عروج ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے کبڈی کے واقعات اور آپ کی کتاب ورزش کے زینے اپنی مثال آپ ہیں۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مختلف ورزشی پروگرامز میں بنفس نفیس شامل ہونا اور کرکٹ کھیلنا یہ تمام چیزیں اس بات کی مظہر ہیں کہ ورزش اور سیر کی انسانی زندگی میں بھرپور اہمیت ہے۔

اس کے بعد ہم دیکھیں گے کہ ورزش بنیادی طور پر ہے کیا یا ورزش کی کیا تعریف ہے۔

کوئی بھی جسمانی مشقت جو کہ دن کا کچھ حصہ وقت نکال کر کسی خاص مقصد کے لئے اور مستقل مزاجی سے کی جائے وہ ورزش کہلاتی ہے۔ ورزش کی اس تعریف میں ورزش سے متعلق چند بہت بنیادی اصولوں کا ذکر ہے۔

سب سے پہلی چیز ہے جسمانی مشقت، اب جسمانی مشقت مختلف عمر کے افراد کے لئے مختلف حیثیت رکھتی ہوگی۔ ایک ستر سال کے بزرگ کے لئے شاید چند قدم بھی چلنا مشکل ہو۔ جبکہ ایک نوجوان کے لئے ایک گھنٹہ سخت ورزش کرنا بھی شاید کوئی مسئلہ نہ ہو۔ تو ورزش کے انتخاب کے وقت اس چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

دوسری چیز ہے ورزش وقت نکال کر کرنا۔ مثال کے طور پر ایک مزدور ہے وہ سارا دن محنت مزدوری کرتا ہے یا ایک پھیری والا سارا دن پھر کر اشیاء فروخت کرتا ہے۔ اگر یہ دونوں افراد یہ کہیں کہ ہم نے ورزش کی ہے تو یہ غلط ہوگا۔ یہ جسمانی مشقت تو ضرور ہے مگر ورزش اس لحاظ سے نہیں ہوگی کہ اس میں کرنے والے کو ساتھ بہت ساری فکر اور پریشانی بھی لاحق ہوگی۔ جیسے پھیری والے کو یہ پریشانی کہ پتہ نہیں آج بکری ہو یا نہیں اور دوسرا یہ مشقت اس کے لئے Fatigue ہے۔ اگر اس کو Option دیا جائے تو شاید وہ ایک دن بھی یہ کام کرنا پسند نہ کرے۔

ورزش بنیادی طور پر یہ ہے کہ شعوری طور پر خالی الذہن ہو کر دن کا کچھ حصہ نکالنا جس میں اور کسی قسم کا کوئی فکر اور پریشانی نہ ہو اور پھر سیر اور ورزش کرنا۔ اگر پریشانی اور فکر شامل ہوگی تو ورزش کا مطلوبہ مقصد حاصل کرنے میں ناکامی ہوگی۔ تیسری چیز ہے مستقل مزاجی۔ ہم لوگ بعض اوقات بہت شوق سے ورزش شروع کرتے ہیں مگر اس کا کوئی فائدہ نہیں اگر مستقل مزاجی نہ ہو تو ورزش چاہے اسے پندرہ منٹ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ مستقل مزاجی سے ہونی چاہئے۔

چوتھا پوائنٹ ہے کسی خاص مقصد کے لئے ورزش کرنا۔ ورزش کے انتخاب کے وقت اس چیز کا خیال بہت ضروری ہے۔ ایک ٹین ایج نوجوان جو جسم بنانا چاہتا ہے اس کے لئے ورزش اور طرح سے ہوگی اور ایک ستر سال کا بزرگ جو روزانہ سیر کرتا ہے اور اس کا مقصد دل کی صحت برقرار رکھنا ہے۔ اس کے لئے ورزش کا مقصد مختلف ہوگا۔

ان میں سے ہمارا جو بھی مقصد ہو ہمیں یہ پتہ ہونا چاہئے کہ کس طرح کی ورزش کر کے ہم کیا مقصد حاصل کرسکتے ہیں تو ورزش کو بنیادی طور پر تین گروپس میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور ہر قسم کا جسم پر اثر الگ ہے۔

1۔ ایروبک ورزش۔ 2۔ این ایروبک ورزش

3۔ Flexibility Exercise

ایروبک ورزشیں

یہ وہ ورزشیں ہیں جو کہ کم شدت کی اور لمبے دورانیے کی ورزشیں ہوتی ہیں یا دوسرے الفاظ میں آسان ورزشیں جو کچھ لمبے وقت کے لئے کی جائیں۔ یہ ورزشیں جسم میں آکسیجن کو جذب کرنے کا نظام بہتر بناتی ہیں۔ ان ورزشوں میں جاگنگ، سائیکلنگ، واکنگ یعنی چلنا، یا ہلکی پھلکی ورزش کرنا شامل ہیں۔ اس کا دورانیہ نسبتاً لمبا ہوتا ہے۔ جیسے آدھا گھنٹہ سیر کرنا وغیرہ۔ ان ورزشوں کے درج ذیل فوائد ہیں۔

(i) جسم میں دوران خون بہتر ہوتا ہے اور دل کے پٹھوں کو مضبوطی ملتی ہے۔ دل کی صحت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ii) خون کے سرخ خلیوں میں اضافہ ہوتا ہے جن کا کام زیادہ سے زیادہ آکسیجن جذب کرنا ہے۔

(iii) آپ کے پھیپھڑوں کی صحت میں بہتری آتی ہے۔ سانس لینے میں کام آنے والے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔

(iv) جسم کے تمام پٹھوں میں دوران خون بہتر ہوتا ہے جس سے اعصابی تکلیفوں یا پٹھوں کی تکلیفوں میں کمی آتی ہے۔

(v) بہتر اور صحت مند خوراک کے ساتھ اگر ان ورزشوں کو شامل کریں تو وزن کم کرنے میں ان کا بہت زیادہ کردار ہے۔

(vi) آپ کے جسم کا دفاعی نظام بہتر ہوتا ہے اور آپ کم بیمار پڑتے ہیں۔

(vii) دفاعی نظام دل اور پھیپھڑے بہتر ہوں گے تو شوگر، بلڈ پریشر، ہارٹ اٹیک اور کینسر کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

بنیادی طور پر یہ ورزشیں آپ کے جسم کے افعال کو مجموعی طور پر بہتر کرتی ہیں اور آسان ورزشیں بھی ہیں اس لئے ان کو کرنا بھی اتنا دشوار نہیں۔ اس لئے چالیس سال اور اس سے زیادہ عمر کے افراد کو باقاعدگی سے ان ورزشوں کو اپنانا چاہئے۔ آجکل بیماریوں میں اضافہ کی وجہ بھی یہی ہے کہ آرام طلب زندگی کی وجہ سے ہم لوگوں نے سیر اور ورزش کو بھی کم کردیا ہے۔

Anaerobic Exercise

یہ وہ ورزشیں ہیں جو شدید نوعیت کی یا سخت ہوتی ہیں اور مختصر دورانیے کی ہیں۔ جیسے ایک لڑکا جم میں جاکر بھاری وزن اٹھائے تو وہ یہ کام ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ 10 سے 15 دفعہ کرسکتا ہے اور پھر اسے وقفہ دے کر دوبارہ کرنا پڑتا ہے۔

ان ورزشوں کا بنیادی مقصد پٹھوں کی طاقت کو بڑھانا ہے۔

جیسے تن سازی وغیرہ کرنا۔

یہ ورزشیں جوانی کی عمر میں کرنا آسان ہے اور اسی عمر کے لئے موزوں ہیں۔

Flexibility Exercise

تیسری قسم کی ورزشیں ہیں۔ جس کا مقصد جسم کو Stretch کرنا اور Flexible بنانا ہے۔ جتنا آپ کا جسم Flexible یا Agile ہوگا۔ اتنا ہی Injury کے چانسز کم ہوں گے۔

یہ ورزشیں بھی کم عمر افراد کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔

بنیادی طور پر جو چیز ضروری ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے جسم کی حیثیت اور ضرورت کو دیکھتے ہوئے ورزش کا انتخاب کریں۔ ایک آرام طلب روٹین سے اٹھ کر اچانک آپ دو کلومیٹر بھاگنا شروع کردیں یا جم میں جاکر ہیوی ویٹ لفٹنگ شروع کردیں تو ورزش بجائے فائدہ کے نقصان کی وجہ بھی بن سکتی ہے۔ اس کے لئے ورزش کا انتخاب احتیاط سے کریں۔

ایک اور اہم چیز جس کا جاننا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ورزش کے لئے کون سا وقت موزوں ہے صبح کا یا شام کا۔ اگر ہم ریسرچز کو دیکھیں تو کوئی اتنا Solid Evidence نہیں ہے کہ صبح میں ورزش کریں گے تو زیادہ فائدہ ہوگا یا شام میں ورزش کریں گے تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ اس کا انحصار آپ پر ہے۔ آپ کو جو بھی وقت Suit کرتا ہے۔ آپ اس میں ورزش کرسکتے ہیں۔

ہاں صبح کے وقت میں یہ ہے کہ ماحول خوشگوار ہوتا ہے جو جسم کے ساتھ روح کو بھی سکون دیتا ہے۔ Pollution اور شور کم ہوتا ہے۔ نیز صبح کی تازہ دھوپ آپ کو Vitamin D دے کر آپ کی ہڈیوں کو مضبوط بناتی ہے اور صبح کے وقت میں مصروفیت بھی اتنی زیادہ نہیں ہوتی۔

باقی ورزش کے لئے جو بھی وقت میسر ہو آرام سے آپ نکال سکیں ورزش کی جاسکتی ہے۔

اردو کے ضرب المثل اشعار

یہ راز تو کوئی راز نہیں سب اہلِ گلستاں جانتے ہیں
ہر شاخ پہ اُلّو بیٹھا ہے انجامِ گلستاں کیا ہوگا

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

مکرمہ طیبہ منصور چیمہ صاحبہ لندن

میرے ابا جان محترم صوفی نذیر احمد صاحب

7 فروری 2016ء کو ہمارے پیارے ابا جان صوفی نذیر احمد صاحب اس دار فانی سے اس عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔

ابتدائی حالات

ابو جان 10 فروری 1923ء کو مالوکے ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ہمارے خاندان میں احمدیت آپ کے تایا جان حضرت میاں محمد حسین صاحب کے ذریعہ آئی۔ جن کو حضرت مسیح موعود کے رفیق ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

ابو جان نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ آپ ہماری دادی جان کے بہت لاڈلے تھے کہ 8 بہنوں کے 2 ہی بھائی تھے اور ان میں سے بھی ابو جان بڑے تھے۔ اس ناطے بہت نازوں میں پلے تھے لیکن ان کی ہر ضرورت کا بے انتہا خیال رکھنے والی ہماری دادی جان اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت سے بالکل بھی غافل نہ تھیں۔ آپ نے اپنے بیٹے کے دل میں محبت الٰہی کی وہ جوت جگائی جو آپ کی زندگی کی آخری سانس تک ہمیشہ روشن اور فروزاں رہی۔

ابو جان پارٹیشن سے پہلے برٹش فوج میں خدمات بجالاتے رہے۔ پارٹیشن کے بعد فرقان فورس میں بھی شمولیت اختیار کی اور دفاع وطن کا فریضہ بجالاتے رہے۔ کچھ عرصہ کراچی میں ایک فرم میں ملازمت اختیار کی اور پھر محمد آباد اسٹیٹ چلے گئے اور اپنا ذاتی کاروبار شروع کر لیا۔ بعد میں ربوہ منتقل ہو گئے کہ مرکز میں رہنا اور بچوں کو پڑھانا مقصود تھا۔ شروع میں کاروبار بالکل نہیں چلتا تھا۔ ایسے ہی ایک موقع پر ایک صاحب نے جماعتی طور پر آپ کی مدد کے لئے آپ کو کچھ رقم دینا چاہی جس کا آپ کی غیرت مند طبیعت پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ میرے بڑے بھائی ذوالفقار احمد صاحب قمر بتاتے ہیں کہ میں نے زندگی میں پہلی دفعہ اس دن ابا جان کو روتے دیکھا۔ جبکہ آپ سب سے چھپ کر روتے ہوئے اپنے مولیٰ سے گریہ وزاری کر رہے تھے۔ لیکن میری نظر پڑ گئی تو میں نے بے قرار ہو کر پوچھا کہ ابا جان کیا بات ہے تو فوراً آنسو چھپا لئے اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے ایک جوش سے اٹھ بیٹھے اور کہا کہ کچھ نہیں۔ بس آج ایک ایسا واقعہ ہو گیا ہے جس سے میرے دل کو بہت تکلیف پہنچی ہے لیکن چونکہ خدا کی ذات پر بھروسہ تھا فوراً اپنے کام میں لگ گئے اور پھر خدا تعالیٰ نے کاروبار میں ترقی بھی عطا فرمائی اور جماعتی خدمات کا بھی بھرپور موقع عطا فرمایا۔

عشق الٰہی عبادت کا ذوق

ابو جان کے دل میں عشق الٰہی کا ایک سمندر موجزن تھا جس کا اندازہ آپ کی ڈائری کی بعض تحریرات سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپ نے تحریر کیا ہے:

اے میرے خالق و مالک! میں تیرا اک عاجز بندہ ہوں تو مجھ پر رحم فرما۔ میرے گناہوں کو معاف فرما اور گناہوں سے مجھے بچا کر رکھ۔ آمین

میرے مولا کریم تیرے اس قدر مجھ پر احسان ہیں جن کا شمار نہیں کر سکتا میں پھر بھی گناہگار ہوں تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ قسم کا متقی بنا۔ اے میرے رحیم و کریم آقا! جتنا تو مجھے جانتا ہے میں بھی اپنے آپ کو نہیں جانتا تو مجھ پر رحم فرما اور میری اس حالت کو بدل دے اور مجھے ہر قسم کی برائیوں سے دور لے جا۔

غرض ابو جان کا ذوق عبادت اتنا زیادہ تھا کہ جب آپ خدا کے حضور عبادت میں مصروف ہوتے تو یوں لگتا کہ گویا آج اپنا جسم و جان سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیں گے۔

اور بے انتہا بارعب شخصیت کے مالک ابو جان جب خدا کے حضور نماز کے لئے حاضر ہوتے تو إِيَّاكَ نَعْبُدُ ...... کا اتنی دفعہ ورد کرتے اور ہر دفعہ عاجزی سے اتنا جھک جاتے کہ لگتا ہی نہ تھا کہ یہ وہی ہیں جن کی آواز میں اتنا رعب و دبدبہ ہے کہ عام بات بھی کرتے تو سننے والا مرعوب سا ہو جاتا۔ پھر سجدوں کی طوالت اور گریہ وزاری کا تو کوئی بیان ہی نہیں گویا ہنڈیا ابل رہی ہو۔ محمد آباد سٹیٹ کے لوگ کہا کرتے تھے کہ ہم نے تہجد کی عادت صوفی صاحب سے سیکھی ہے۔ محمد آباد چونکہ چھوٹی سی جگہ تھی اور درمیان میں بیت الذکر تھی اور ارد گرد کافی سارے گھر تھے۔ ہماری پھوپھیاں اور بعض دوسری عورتیں کہتی ہیں کہ جب بھائی جان تہجد میں دعائیں کرتے تو گریہ وزاری سے ہماری آنکھ کھل جاتی۔ پہلے تو ہم لیٹے لیٹے ہی آپ کی دعاؤں پر ساتھ ساتھ آمین کہتی رہتیں اور پھر بالآخر ہم نے بھی تہجد پڑھنی شروع کر دی یہاں تک کہ آہستہ آہستہ ہم سب تہجد کی عادی ہوتی چلی گئیں۔

اس ضمن میں میری چھوٹی بھابھی کے بھائی محترم منیر منور صاحب مربی سلسلہ کہتے ہیں کہ مرحوم خلافت احمدیہ کے عاشق صادق اور نماز باجماعت کا التزام کرنے والے تھے۔ آپ ایک نماز ادا کرتے اور اس کے بعد دوسری نماز کا انتظار اور تیاری شروع کر دیتے۔

اسی طرح آپ کا پوتا عزیزم سفیر احمد نجم کہتا ہے کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالی اپنے دادا جان اور دادی جان کے ساتھ وقت گزارا۔ میں ان کے ساتھ ہی ایک کمرے میں رہتا تھا میں نے ہمیشہ ہی یہ دیکھا کہ وہ ڈوب کر خدا کے حضور عبادت کا حق ادا کرنے والے اور ہر معاملہ میں خدا کے حضور آہ و زاری کرنے والے بزرگ تھے اور دادا جان جمعہ یا دوسری نمازوں کے لئے وقت سے بہت پہلے بیت الذکر جانے کی تڑپ رکھتے تھے اور جب میں بڑا ہو گیا تو اکثر میں ہی ان کو گاڑی پر بیت الذکر لے کر جاتا تھا اور گھنٹہ پہلے ہی مجھے کہتے کہ چلو بیت الذکر چلیں۔ میں کہتا کہ ابا جی ابھی تو کافی ٹائم ہے لیکن جب تک ہم چلے نہ جاتے وہ ہمیشہ بے چین ہی رہتے اور اگر گھر میں نماز پڑھنی مقصود ہوتی تو باجماعت نماز کو ترجیح دیتے اور تقریباً 15,10 منٹ پہلے ہی آ کر نماز کی جگہ پر بیٹھ جاتے اور دعاؤں میں مصروف ہو جاتے۔ اسی ضمن میں میرے چھوٹے بھائی نصیر نجم صاحب بتاتے ہیں کہ بیت الذکر میں جا کر بھی صفیں درست کرنے اور پہلے اگلی صفیں پوری کرنے کی طرف سب کو توجہ دلاتے۔ بعض دفعہ مجھے یہ خوف بھی ہوتا کہ کہیں آگے سے کوئی غلط طریقے سے ابا جی کو جواب نہ دیدے۔

ابو جان کی عبادتوں کا ذوق جوانی سے لے کر وفات تک رہا اور اس بات کا مشاہدہ میں نے اپنے بچپن سے اس عمر تک کیا اور اس کا ذکر خطوط میں بھی بہت ملتا ہے جو لوگوں کی طرف سے ابا جان کی وفات پر ہم بہن بھائیوں کو موصول ہوئے۔ ربوہ، محمد آباد اور جرمنی اور یوکے کے ان احباب نے جو ابو جان کو جانتے تھے بیک وقت اس بات کی گواہی دی کہ وہ عابد و زاہد بزرگ تھے اور ہم سب نے اس بات کا مشاہدہ آپ کی آخری بیماری میں بھی کیا کہ ہمارے ساتھ بات کر رہے ہوتے تھے تو نظر بار بار گھڑی پر اٹھتی اور نماز کے وقت کا پوچھتے رہتے اور پھر نماز کی تیاری شروع کر دیتے۔ آخری بیماری میں بھی بفضل خدا ہر نماز علیحدہ علیحدہ پڑھی۔ بلکہ میرے بھتیجے نے بتایا کہ آپریشن کے بعد ہوش آنے پر سب سے پہلا کام اباجی نے جو کیا وہ نماز کی ادائیگی ہی تھی۔

جب ہسپتال سے چھٹی ملنے کا دن آیا تو پہلے جمعہ کے دن چھٹی ملنی تھی اس پر کہنے لگے کہ ہسپتال سے سیدھا جمعہ پر جاؤں گا۔ اس پر آپ کے پوتے اور نواسے نے کہا کہ آپ ابھی جمعہ پر نہیں جا سکتے اور آپ کا پوتا مذاق سے حساب لگانے لگا کہ ابا جی اتنی عمر ہے اور آج تک آپ نے اتنے جمعے پڑھے ہیں سن کر فوراً کہا کہ نہیں فوج میں بھی چھوٹے تھے یعنی اس بات کا زندگی کے آخری لمحات تک افسوس تھا کہ فوج میں بعض جمعے نہیں پڑھ سکے تھے۔ بچوں کو بھی عبادت کی طرف خصوصی توجہ دلاتے اور اکثر اوقات اپنے پوتوں یا نواسوں کو نماز پڑھانے کے لئے کہتے اور خود ان کے پیچھے نماز پڑھتے اور اس بات پر خوشی کا اظہار فرماتے۔

میرے ماموں زاد بھائی مبشر طاہر صاحب (ریجنل امیر بادن جرمنی) جو ابو جان کے بھانجے بھی ہیں بتاتے ہیں کہ طالبعلمی کے زمانے میں جب میں ماموں جان کے پاس ربوہ میں پڑھنے کے لئے رہتا تھا تو ماموں جان کی غلہ منڈی (رحمت بازار) میں دکان تھی اور وہیں ہماری رہائش تھی۔ اس لئے آپ اکثر بیت ناصر میں نماز پڑھنے جاتے تھے اور اس بات کا ہمیں بخوبی علم تھا اور جب کبھی ہم سے نماز میں سستی ہو جاتی تو پوچھتے تھے اس لئے ہم نے کہنا کہ جی ہم نے کسی اور بیت کا نام لے دینے جہاں آپ کا جانا نہیں ہوتا تھا۔ ہمارے دو چار دفعہ یہی جواب دینے پر ایک دن آپ نماز کے ٹائم وہاں پہنچ گئے اور ہمیں وہاں نہ پا کر اپنی نماز پڑھ کر واپس آ گئے جب رات کو آپ نے نماز کے بارے میں پوچھا تو میں نے اور بھائی جان ذوالفقار نے وہی جواب دیا جو روز دیتے تھے۔ اس پر ماموں جان نے ہماری ایسی مرمت کی کہ وہ دن اور آج کا دن اللہ کے فضل سے ہم نے کبھی نماز نہیں چھوڑی۔ اس دن ماموں جان کا جو غصہ تھا وہ مجھے آج بھی یاد ہے لیکن اب میں سوچتا ہوں کہ فی الحقیقت یہ ماموں جان کا ہمارے اوپر ایک بہت بڑا احسان تھا۔

ابو جان جب بھی لندن آتے تو منیر بھائی کے گھر رہنے کو ترجیح دیتے کہ وہاں سے بیت الفتوح اکیلے پیدل بھی جا سکتے تھے بلکہ کمزوری صحت کی وجہ سے ایک دفعہ تو راستہ میں گر بھی گئے اور چوٹیں بھی آئیں لیکن باجماعت نماز کا شوق کبھی بارش، برفباری یا بیماری کو کبھی حائل نہ ہونے دیتا اور مکرم فلاح الدین صاحب مربی سلسلہ ڈنمارک میرے بھائی منیر جاوید صاحب کو تحریر کرتے ہیں کہ آپ کے والد صاحب دنیا کو ایک بڑا پیغام دے گئے کہ دل وجان سے خدا تعالیٰ کے عاشق ہو جاؤ راتوں کو اٹھ کر رو رو کر اسے پکارا کرو کہ اسی میں زندگی ہے۔

امی جان اور میرے بڑے بہن بھائی بتاتے ہیں کہ جب میرے بھائی منیر احمد جاوید 8,7 ماہ کے تھے تو شدید بیمار ہو گئے یہاں تک کہ ڈاکٹرز نے ناامیدی کا اظہار کر دیا۔ ابو جان اٹھے اور بیت الذکر چلے گئے امی اور دوسرے رشتہ داروں نے کہا: کہاں جا رہے ہیں بچہ تو نزع کی حالت میں ہے۔ کہنے لگے کہ اس ہستی کے پاس جا رہا ہوں جو دعائیں سننے والا ہے اور غیر ممکن کو ممکن میں بدلنے والا ہے۔ چنانچہ ابو جان بیت الذکر چلے گئے اور رو رو کر اپنے خدا سے بچے کی زندگی اور سلامتی کی دعا کی اور بالآخر جب بیت الذکر سے واپس لوٹے تو خدا تعالیٰ نے اپنے اس بندے کے حسن ظن کے مطابق آپ سے سلوک فرمایا اور بچہ کو صحت اور زندگی عطا فرمائی۔ اس موقع پر میرے ابا جان نے گھر میں بندھا ہوا ایک بکرا صدقہ میں دیا۔ محترم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب مرحوم نے ایک دفعہ میرے بھائی کو بتایا کہ ادھر بکرے کی گردن پر چھری پھری اور اس کا خون نکلنے لگا اور ادھر تمہارا اکھڑا ہوا سانس بحال ہونے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے نزع کی وہ کیفیت جاتی رہی۔

چنانچہ اسی موقعہ پر میرے والدین نے سنت ابراہیمی کی اتباع میں اپنے اس بچے کی زندگی خدا کے حضور پیش کرتے ہوئے اسے دین کے لئے وقف کر دیا۔

میرے ابو جان کی دعاؤں کی قبولیت پر ہمارے خاندان کے بچوں کو بڑا یقین ہوتا تھا چنانچہ میرے چچا کی بیٹی نے مجھے بتایا کہ میرا کوئی آپریشن

ہونا تھا اور میں بہت پریشان تھی تو میں نے بڑے ابا جان کو دعا کے لئے کہا تو کہنے لگے میں دعا کروں گا۔ اللہ فضل فرمائے۔ وہ کہتی ہیں اس کے بعد میری بے چینی دور ہوگئی اور میرا آپریشن کامیاب ہوگیا پھر میرے چچا کی دوسری بیٹی نے مجھے بتایا کہ کسی وجہ سے مجھے فوری گھر خالی کرنا پڑا۔ میں پریشانی سے رو رہی تھی کہ بڑے ابا جی آگئے۔ انہوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو انہیں میں نے بتایا کہ یہ بات ہے۔ اس پر آپ نے کہا جھگڑے میں پڑنے کی بالکل ضرورت نہیں تم یہ گھر فوراً چھوڑ دو اور یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ تمہیں اتنا دے گا کہ سنبھالنا مشکل ہوگا۔ وہ بتاتی ہیں کہ اب اللہ کے فضل سے ربوہ میں میرے تین گھر ہیں۔ یہاں میں اس بات وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ جب ابا جان کسی کو اتنے یقین سے کچھ کہتے تھے تو اس یقین سے اس مسئلہ کے لئے خدا کے آگے جھکتے بھی تھے کہ ان کی تڑپ دیکھ کر یقین ہو جاتا تھا کہ ایسی دعا تو خدا تعالیٰ ضرور قبول کرے گا اور خدا تعالیٰ نے ہمیشہ ابو جان کے ساتھ بے انتہا پیار کا ہی معاملہ فرمایا اور ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔

عشق قرآن اور عشق رسولؐ

آپ ایسے عاشق قرآن تھے کہ گھنٹوں قرآن کریم کا مطالعہ جاری رکھتے اور ترجمے سے پڑھتے ہوئے ساتھ کے ساتھ نوٹس بھی لیتے رہتے۔ ہمارے گھر میں بھی ایک دو قرآن کریم ایسے ہیں جن پر ابو جان کے ہاتھ کے لکھے نوٹس موجود ہیں۔ میرے ابو جان جماعتی تقریبات میں شامل ہونے کی ہمیشہ کوشش کرتے۔ آپ نے کبھی کوئی جلسہ یا اجتماع نہیں چھوڑا۔ اس کا اظہار محترم امیر صاحب جرمنی نے بھی ابو جان کی وفات پر میرے بھائی کے گھر تعزیت کے لئے آنے پر کیا۔

میں نے امی جان کو اور ہماری دوسری والدہ اور ابو جان کو قرآن کریم کی تلاوت کا خاص اہتمام کرتے دیکھا ہے۔ تینوں رمضان میں قرآن کریم کے کئی کئی دور مکمل کیا کرتے تھے۔ یہاں یہ بھی بتاتی چلوں کہ ہمارے ابو جان نے دو شادیاں کی تھیں۔ ہماری دوسری والدہ کا نام نذیر بیگم تھا جو حضرت حکیم رحمت اللہ صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) کی بیٹی تھیں۔ ان کو لمبا عرصہ بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ محمد آباد اسٹیٹ خدمت کی توفیق ملی۔ انہوں نے 1988ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ میری بڑی والدہ بھی بڑی نیک اور پارسا خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)۔ ان سے ابو جان کی کوئی اولاد نہیں تھی پھر ان سے شادی کے 10 سال بعد ابو جان کی ہماری امی جان سے شادی ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے ابو جان کو اولاد کی نعمت سے نوازا۔ اس لحاظ سے دونوں بیویاں ابو جان کے لئے تسکین کا موجب بنیں کہ سندھ میں ابو جان کو اکیلے نہ رہنا پڑا اور دوسری طرف ہماری والدہ نے اولاد کی تربیت کے لئے ابو جان کی اجازت سے تنہا ربوہ میں رہ کر اپنے بچوں کو پڑھانے کی ذمہ داری قبول کی جس میں خدا تعالیٰ نے ان کی خاص مدد فرمائی اور امی نے نہ صرف اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کو فریضہ ادا کیا بلکہ ہمارے خاندان کے کئی اور بچوں بچیوں کو بھی اپنے گھر میں رکھ کر پڑھایا لکھایا اور ان کی تربیت کی۔

ابو جان رمضان المبارک اکثر لندن میں گزارتے تاکہ درس قرآن سے مستفید ہوسکیں۔ اس کے لئے آپ اول وقت میں جا کر بیت الذکر میں بیٹھ جاتے تھے اور رمضان المبارک کی جو آخری دعا حضور پرنور کرواتے ہیں اس میں بھی اول وقت میں جا کر شامل ہوتے۔ خدا کے فضل سے ابو جان خلیفہ وقت کا کوئی خطبہ یا خطاب سننے سے حتی المقدور کبھی اپنے آپ کو محروم نہ رکھتے۔ اگر کوئی خطبہ سن نہ سکتے تو الفضل سے وہ ضرور پڑھتے۔ جہاں بھی رہے ہمیشہ الفضل اپنے نام لگوائی اور باقاعدگی سے اس کا مطالعہ کرتے رہے اور سندھ کے زمانہ میں میرے چچا کی بیٹی بتاتی ہیں جن کو ابو جان کے ساتھ لمبا عرصہ رہنے کا موقع ملا کہ فجر کے بعد ہمارا گھر تلاوت قرآن کریم سے گونج رہا ہوتا تھا اور کوئی اس میں سستی نہیں کرسکتا تھا اور ابا جان کی تلاوت تو بہت لمبی ہوتی تھی۔

آپ اپنے بچوں اور آگے ان کے بچوں کو بھی باقاعدہ تلاوت کی تلقین کرتے۔ آپ کا پوتا سفیر احمد بتاتا ہے کہ ابا جی بلا مبالغہ چار پانچ گھنٹے ہاتھ میں بغیر کسی سہارے کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ترجمۃ القرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے اور بالکل تھکاوٹ کا اظہار نہ کرتے۔ شاید وہ اس کے ترجمے میں اتنا ڈوب جایا کرتے تھے کہ ان کو وقت اور تھکاوٹ کا احساس بھی نہ ہوتا۔ حتیٰ کہ کمزوری صحت کی بنا پر آپ کو توجہ دلائی جاتی کہ اب آپ آرام کرلیں۔

آنحضرت ﷺ کے عشق میں ایسے مخمور تھے کہ اکثر درود شریف کا ورد کرتے نظر آتے اور ایک یہ دعا بھی میں نے ابو جان کو کثرت سے پڑھتے دیکھا اور سنا ہے کہ یا حیّ یاقیوم برحمتك استغیث۔

اسی طرح سیرت آنحضور ﷺ کی کتب کا مطالعہ بھی بڑے ذوق وشوق سے کرتے اور حتی المقدور اس پر عمل کرتے نظر آتے تھے۔ اس میں سے آپ میں نمازوں کی بروقت ادائیگی، تہجد کا التزام، یتامیٰ سے حسن سلوک، اقرباء پروری، صفائی اور بچوں سے حسن سلوک جیسے اوصاف خاص طور پر نمایاں تھے۔ ہمیشہ صاف ستھرا لباس پہنتے اور ہمیشہ باوضو رہتے۔

ہمارے بچوں کے ساتھ ابو جان کا بے حد پیار اور بے تکلفی کا رشتہ تھا۔ بعض اوقات بچوں کا وقف جدید کا چندہ دے کر رسید دے دیتے تاکہ بچے کو عادت پڑے۔ میرا بیٹا فیضان جب چھوٹا تھا تو اس کا وقف جدید کا چندہ ادا کر کے اس کو رسید دی کہ ایسے چندہ ادا کیا کرو اور آپ کا یہ نسخہ کافی کارآمد ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابو جان کی تین پوتیوں کو اپنی تعلیمی قابلیت پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے میڈل ملے تو ابو جان بے انتہا خوش ہوئے اور انہیں بہت دعائیں دیں۔ میری ایک بھتیجی قدسیہ نے بتایا کہ بڑے ابو جان نے میرا مہینہ کا جیب خرچ مقرر کیا ہوا تھا جس پر میں نے ایک دفعہ ان کو مذاق سے کہا کہ بڑے ابواب مہنگائی ہوگئی ہے اس لئے میرا جیب خرچ بڑھا دیں تو کچھ بڑھا بھی دیا۔

اپنی ڈائری پر ابو جان نے ہر بچے کی تاریخ پیدائش لکھ کر آگے ڈھیروں دعائیں لکھی ہوتی تھیں۔ ابو جان نے ہمارے بچوں کی ذمہ داریاں اپنے سر پر لی ہوتی تھیں۔ چنانچہ بڑے بھائی جان جلال شمس صاحب کے ترکی جانے کے بعد ان کی بیٹی عطیہ کا جو اس وقت ایک ماہ کی تھی دس سال تک پورا خیال رکھا اور جب اس کی سکول جانے کی عمر آئی تو سکول لینے چھوڑنے کا کام بھی اپنے ذمہ لے لیا۔ پھر بھائی جان منیر کے بچے بھی ان کے یہاں لندن آنے کے بعد ابو جان کے پاس رہے۔ اس دوران نوید اور تنویر کا پورا خیال رکھا۔ پھر جرمنی آکر میرے پاس زیادہ تو نہیں آتے تھے لیکن جب آتے تو میرے دونوں بڑے بچوں کو سکول سے لینے اور چھوڑنے کی ذمہ داری لے لیتے۔ میری بیٹی مونا بتاتی ہے کہ بڑے ابو میرا بستہ فوراً میرے سے لے لیتے اور سارا رستہ اٹھا کر لاتے۔ ابو جان نصیر بھائی کے تو ساتھ رہتے تھے ان کے بچوں کو بھی سکول لانا لے جانا آپ کا معمول رہا اور پھر گھر میں بھی بہت پیار دیا۔ میرے اوپر ابو جان کا بہت بڑا احسان ہے کہ میرا بیٹا چھوٹے ہوتے بیمار ہوگیا اور اس دوران میری بیٹی پیدا ہوئی تو امی ابو جان ہمارے پاس آکر نہ صرف ہمارے لئے تسکین کا موجب بنے بلکہ ہسپتال میں بھی اس کی پوری تیمارداری کی اور اللہ تعالیٰ نے جب اس کو شفا عطا فرمائی تو احتیاط کے لئے سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتے۔ یہ میرے بیٹے نے اب مجھے بتایا کہ اجتماع وغیرہ پر ابو اور بڑے ابو میرے ساتھ ہی رہتے تھے کہ کہیں یہ گر کر کوئی چوٹ نہ لگوا لے۔ پھر جب لندن آتے تو بھائی جان منیر کے بچوں کو بھی سکول لاتے لے جاتے اور تصویر احمد کو نرسری لانے لے جانے کا ذکر تو ابو جان نے اپنی ڈائری میں بھی کیا ہوا ہے۔ بچوں کے ساتھ ابو جان کے اس پیار بھرے کے سلوک کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ بڑا اصرار کر کے میرا بیٹا فیضان اور میرے دو بھتیجے سفیر اور تصویر احمد ابو جان کی میّت کے ساتھ پاکستان گئے۔

حضرت مسیح موعود اور خلافت سے محبت

آپ حضرت مسیح موعود کی کتب کا تین دفعہ مطالعہ کر چکے تھے اور ہمیں بھی اس کی تلقین فرماتے تھے۔

خلافت سے محبت ان کی روح کی غذا تھی اور بے انتہا خوشی سے بتایا کرتے تھے کہ میں نے چار خلفاء کا دور دیکھا ہے۔ خلیفہ وقت سے تعلق اور دلی محبت کے ضمن میں ربوہ سے مکرم مسرور احمد طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات ہوئی تو میں اور ایک ساتھی تہجد کی نماز کے وقت لوگوں کے دروازے کھٹکھٹا کر اطلاع دے رہے تھے اور دعا کی درخواست کر رہے تھے کہ جب آپ کے دروازے تک پہنچے تو دیکھا کہ آپ کے والد بزرگوار اس قدر درد اور الحاح سے حضور کی زندگی کے لئے دعا کر رہے تھے کہ گویا اپنے آپ کو ہلاک کرلیں گے۔

اسی ضمن میں اطاعت خلافت کا ایک واقعہ مجھے بھی یاد آرہا ہے جس کا ذکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا اور وہ واقعہ کسی قدر تفصیل سے یہ ہے کہ جب آپ نے ربوہ میں اپنا کاروبار سیٹ کرلیا تو ہمارے چچا جان نے آپ سے درخواست کی کہ آپ محمد آباد واپس آجائیں کیونکہ ان کو وہاں کاروبار میں مشکلات پیش آرہی تھیں۔ اس پر ابو جان نے کہا کہ نہیں میں اب ربوہ میں ہی رہوں گا اور مرکز جہاں خلیفۃ المسیح موجود ہوں اس کو چھوڑ کر کہیں جانے کو دل نہیں چاہتا۔ اس پر چچا جان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں خط لکھ کر درخواست کی کہ آپ میرے بھائی جان کو واپس سندھ آنے کی تلقین فرمائیں۔ حضور نے ابو جان کو طلب فرمایا اور سندھ جانے کی ہدایت فرمائی اس موقع پر اس وقت کے صدر محلّہ بھی آپ کے ساتھ تھے انہوں نے عرض کی کہ حضور یہ ہمارے بہت ہی مخلص کارکن ہیں اس پر حضور نے فرمایا کہ سندھ میں بھی ہمیں مخلص کارکنان کی ضرورت ہے۔ ابا جان کا واپس جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا لیکن خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر ربوہ کا کاروبار اور چھوٹے بچوں کو چھوڑ چھاڑ کر واپس سندھ چلے گئے۔ آپ کے بڑے بیٹے اس وقت جامعہ میں داخل ہو چکے تھے اور میں صرف ایک سال کی تھی اور ہماری امی جان نے بھی خلافت کی اطاعت میں اور خدا پر توکل کرتے ہوئے اس ذمہ داری کو بخوشی قبول کیا اور اپنی زندگی کا وہ دور جبکہ عورت کا خاوند کے بغیر بچوں کو سنبھالنا اور ان کی بہترین تربیت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ محض خلیفۃ المسیح کی اطاعت میں اکیلے گزاری اور بچوں کی بہترین تربیت کی۔ سندھ جا کر ابو جان نے کاروبار کو نئے سرے سے شروع کیا اور چچا جان کو بھی ایک دکان بنا کر دی اور خود اپنے لئے بھی ایک دکان بنائی۔ اس ضمن میں ابو جان نے بتایا کہ دو دکانیں بنانے کے لئے مجھے کچھ مزید رقم کی ضرورت تھی جو میں نے اپنے ایک دوست ماسٹر اللہ دتہ صاحب کی پیش کش کو قبول کرتے ہوئے لے لی اور کاروبار شروع کرلیا تو خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی تعمیل کی برکت سے خدا تعالیٰ نے کچھ ہی عرصہ میں ہمیں ایسی ترقی عطا فرمائی کہ جس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ اس میں ابو جان کی ایک بات مجھے بہت ہی پیاری لگتی ہے وہ بتاتے ہیں کہ مجھے پیسے دینے کے کچھ عرصہ بعد میرے وہ دوست وفات پا گئے اور

اس طرح ان کی امانت میرے پاس رہ گئی لیکن میں نے وہ رقم ان کی وصیت کی ادائیگی اور تجہیز و تکفین پر لگائی اور پھر بھی کچھ بچ گئی تو اس سے ان کا کتبہ لگوایا اور اس طرح ان کی رقم کی ادائیگی سے خدا تعالیٰ نے مجھے سرخرو فرمایا۔

سفیر احمد نے مجھے بتایا کہ ابا جی کہا کرتے تھے کہ جب میں جوان تھا اور خدام الاحمدیہ میں تھا تو ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کراچی تشریف لائے تو اس وقت مجھے بھی یہ شرف حاصل ہوا کہ میں نے خلیفۃ المسیح کے پیچھے کھڑے ہو کر حفاظت کی ڈیوٹی دی۔

سندھ سے واپس آ کر حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک پر آپ کو لمبا عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں خدمت کرنے کا موقع ملا اور ان دنوں میں بھی اور اس سے پہلے بھی آپ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح کو ہر معاملہ میں دعا کی درخواست کا خط لکھنے کی تحریک فرمایا کرتے تھے اور آپ کہا کرتے تھے کہ خلیفۃ المسیح سے کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ بچیوں کو بھی جو بات وہ اپنے ماں باپ سے نہیں کر سکتیں خلیفۃ المسیح سے کرنی چاہئے اور جو ان کے دل میں ہو خلیفۃ المسیح سے دعا کے لئے کہنا چاہئے اور مشورے بھی لینے چاہئیں اسی میں برکتیں ہیں۔ پھر لندن میں کچھ مہینے قیام کے دوران بھی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت بجا لاتے رہے۔ جب لندن سے جرمنی منتقل ہو گئے تو وہاں بھی ہمیشہ مختلف جماعتی خدمتوں میں مصروف رہے۔

میرا اکلوتا بیٹا عزیزم فیضان احمد ایک دفعہ بہت شدید بیمار ہو گیا۔ ہر روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جاتی تھی۔ حضور کی شفقتیں اور دعائیں مسلسل ہمیں مل رہی تھیں لیکن بچے کی حالت کافی پریشان کن تھی کہ ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خط موصول ہوا جس میں حضور نے تحریر فرمایا تھا کہ یہ صرف آپ کا ہی بچہ نہیں ہے وقف نو کا ننھا مجاہد ہے میرے دل کی گہرائیوں سے اس بچے کے لئے دعا نکلتی ہے۔ اس خط کو پڑھ کر ابو جان نے بڑے جوش سے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ اب میں تمہاری آنکھ میں آنسو نہ دیکھوں۔ دیکھو تو سہی اس دنیا میں ہے کسی کے پاس ایسا امام جو اتنی تڑپ سے کسی بچے کی شفایابی کے لئے دعائیں کرے اور واقعتاً اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے بچے کو کامل شفا عطا فرمائی۔ بچے کی بیماری کے دوران ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک بچی عطا فرمائی۔ اس موقع پر ابو جان خود لندن آئے اور حضور سے ملاقات کے دوران بچے کے لئے دعا کی درخواست کی اور ساتھ ہی بچی کے لئے نام تجویز فرمانے کی بھی درخواست کی جس پر حضور نے کچھ دیر سوچنے کے بعد صبیحہ خلّت نام تجویز فرمایا۔ نہ صرف مجھے تسلی دی اور میری دلجوئی کی بلکہ خلیفۃ المسیح کی محبت میرے دل میں راسخ کی۔ پھر جب ہم نے اس بچے کو وقف کیا تو بے انتہا خوش ہوئے اور فرط جذبات سے کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی دین کی خدمت کی توفیق دے گا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا بیٹا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تجویز کردہ تعلیم کے آخری مراحل میں ہے اور دین کی خدمت کی بھی توفیق پا رہا ہے۔

اسی طرح ابا جی نے ایک دفعہ بڑی محبت اور شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ یہ بتایا کہ 1986ء میں جب میں لندن آیا تو چونکہ ہمیں اچانک حضور کی ہجرت کی جدائی برداشت کرنی پڑی تھی اس لئے جب میں آیا اور حضور سے ملا تو اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اس پر حضور نے اپنی جیب سے رومال نکال کر دیا اور فرمایا اس سے اپنے آنسو صاف کر لیں۔ یہ واقعہ سنا کر ابو جان حضور کی شفقتوں اور احسانات کا بڑی محبت سے ذکر کیا کرتے تھے۔

میرے بڑے بھائی جان جلال شمس صاحب بتاتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے ابا جان کو کہا کہ ربوہ میں ہمارا کوئی مکان نہیں ہے آپ ایک مکان ربوہ میں بنوالیں۔ ہمارا یہ احساس تھا کہ ابو جان کا بھائی جان کے ساتھ پیار کا ایسا تعلق تھا جس میں ایک بے تکلفی بھی تھی۔ چنانچہ ابو جان نے ان کے کہنے پر رقم پس انداز کرنی شروع کر دی۔ اس اثناء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے بیت الفتوح کی تعمیر کی تحریک ہوئی تو آپ نے جمع شدہ وہ ساری رقم حضور کی اس تحریک میں دے دی۔

جرمنی سے صرف اس لئے لندن کا سفر اختیار کرتے کہ خلیفۃ المسیح کے پیچھے نمازیں پڑھنی ہیں۔ جب بھی ایک یا دو دن بیت فضل نہ جا سکتے تو کہتے مجھے واپسی کی ٹکٹ کروا دو کہ اگر میں روز حضور کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا تو پھر لندن رہنے کا کیا فائدہ؟ ابو جان کو وصیت کروانے کا بھی بہت شوق تھا۔ چنانچہ جب میری بڑی بھابھی اہلیہ جلال شمس صاحب شادی ہو کر آئیں تو ان کی اور میری باجی کی وصیت اکٹھی کروائی۔ پھر جب میری چھوٹی بھابھی اہلیہ منیر احمد جاوید شادی ہو کر آئیں تو ابو جان نے میری اور ان کی وصیت اکٹھی کروائی۔ لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو زیادہ سے زیادہ نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی تو ابو جان کا یہ شوق کئی گنا بڑھ گیا اور آپ نے اپنے حلقہ میں کئی لوگوں کی وصیتیں کرانے کی توفیق پائی۔ ہمارے خاندان کا کوئی بھی بچہ جب 15 سال کا ہوتا تو اسے وصیت کرنے کی طرف توجہ دلانا شروع کر دیتے اور رسالہ الوصیت پڑھنے اور وصیت کرنے کی تحریک کرتے اور یہاں تک کہ وصیت فارم بھی اپنے پاس رکھتے کہ اگر کسی کو ضرورت ہو تو صرف اس وجہ سے اس کی وصیت لیٹ نہ ہو جائے۔

واقفین زندگی کی عزت و احترام

ابو جان نے اپنے دو بیٹے وقف کئے اور ایک بیٹی کی شادی واقف زندگی سے کی اور ہمیشہ ہم باقی تینوں کو کہا کرتے تھے کہ وقف کی بڑی برکتیں ہیں اور آپ کو بھی خدا تعالیٰ ان کی برکتوں سے دے رہا ہے۔

اور خود بھی جب کسی عہدیدار یا واقفین زندگی سے ملتے تو ان کی بہت عزت و احترام کرتے۔

میرے بڑے بھائی جان جلال شمس صاحب نے مجھے بتایا کہ جب سندھ کی زمینیں نیشنلائز ہوئیں تو بہت سارے لوگوں نے وہاں زمینیں خریدیں جو کافی سستی مل رہی تھیں۔ کئی لوگوں نے آپ کو بھی توجہ دلائی کہ آپ بھی خرید لیں۔ آپ تو خریدنے کی استطاعت بھی رکھتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے زمین نہیں خریدی بلکہ آپ نے کہا کہ میرا دل یہ گوارہ نہیں کرتا کہ میں جماعت کی زمین خرید کر اپنے نام الاٹ کروالوں۔ یہ جماعت کی زمین ہے اس لئے جب بھی اللہ لوٹائے یہ جماعت کے پاس ہی رہنی چاہئے۔

سندھ سے ربوہ جب آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح کے اس ارشاد پر کہ ہمیں ایسے واقفین کی ضرورت ہے جو بغیر تنخواہ کے کام کر سکیں فوراً آپ نے اپنی خدمات پیش کر دیں اور تقریباً 6 سال تک مختلف دفاتر میں خدمت کی توفیق پائی لیکن اس دوران کبھی بھی جماعت سے پیسے کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس دوران ساتھ ہی لمبا عرصہ دارالصدر شرقی کے سیکرٹری مال کی ذمہ داری بھی آپ کے سپرد رہی اور مجھے یاد ہے کہ چندہ کے حصول کی کوشش میں گرمیوں کی تپتی دوپہر میں بھی سرگرداں رہتے اور جرمنی میں صدر جماعت ہائیڈل برگ رہے اور پھر ناظم علاقہ کے طور پر بھی خدمات بجا لاتے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے اول انعام بھی حاصل کیا اور شیلڈ وصول کی۔

چندوں کی ادائیگی

ابو جان چندوں کی ادائیگی اول وقت میں کرنے کے عادی تھے اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ امی جان کا اور اپنا وصیت کا چندہ کبھی بقایا نہ رہنے دیتے۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندے اپنے اور امی جان کے استطاعت سے بڑھ کر ادا کرتے۔ کوئی بھی تحریک ہوتی تو اتنا وعدہ لکھوا دیتے کہ گمان ہوتا اتنا بڑا وعدہ کیسے پورا کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے ساتھ توفیق دے دیتا۔ یہاں تک کہ ہماری دوسری والدہ کی وفات کے بعد لجنہ ہال ربوہ کی تعمیر کی تحریک کے وقت ان کی طرف سے بھی چندے کی ادائیگی کر کے اس فہرست میں ان کا نام شامل کروایا جو وہاں نصب ہوئی تھی۔

رشتہ داروں سے حسن سلوک

ابو جان کی اپنی آٹھ بہنیں تھیں اور ایک بھائی تھے جن کے ساتھ ابو جان کا بے انتہا پیار کا تعلق تھا اور چونکہ ہماری دادی جان جوانی میں ہی وفات پا گئی تھیں تو امی جان اور ابو جان نے دادا جان کے ساتھ مل کر اپنے بہن بھائیوں کی تربیت کی اور ان کی شادیاں کیں۔ امی جان نے میری پھوپھیوں کو سلائی، کڑھائی اور گھر داری سکھائی اور ان کی شادیوں کی ذمہ داریاں ابو جان نے احسن رنگ میں پوری کیں اور یہ حسن سلوک ابو جان اور امی جان آج بھی میری پھوپھیاں یاد کرتی ہیں۔

ابو جان نے اپنے بھائی کے ہوتے ہوئے ان کے بچوں کی پرورش میں اہم کردار ادا کیا اور اپنے اور چچا کے بچوں میں کبھی فرق نہیں کیا بلکہ چچا جان کے بچوں کا زیادہ وقت ابو جان کے سایہ عاطفت میں گزرا۔ اور یہاں جرمنی بھی ابو جان کے کئی بھانجے بھانجیاں، بھتیجے بھتیجیاں رہتے ہیں جو کہ ابو جان کی محبتوں کو یاد کرتے ہیں۔

بہوؤں کے ساتھ امی جان اور ابو جان کا سلوک مثالی تھا۔ دو بہوئیں تو ابو جان کی بھانجیاں تھیں ان کے ساتھ تو پیار فطرتی تھا اور جو دوسری دو تھیں وہ غیر فیملیز سے آئی تھیں لیکن کبھی بھی انہوں نے انہیں بیٹیوں سے کم نہیں سمجھا بلکہ ہمارے سے زیادہ پیار دیا۔ میری بھابھی اہلیہ منیر احمد جاوید صاحب کہتی ہیں ابا جان نے مجھے ہمیشہ پیار دیا اور ہر بات میں مجھ سے مشورہ کرتے اور عزت افزائی فرماتے نیز انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ایک دفعہ ابا جان نے اپنی پگڑی میرے ابا جان کو تحفتاً دی اور کہا کہ شاہ صاحب آج سے آپ یہ پگڑی پہنیں گے اور میں ٹوپی پہنوں گا۔ یہ ابو جان کی اپنے سمدھی کی عزت افزائی کا اظہار تھا۔ اور میری چھوٹی بھابھی اہلیہ نصیر احمد نجم کے بھائی منیر منور صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم میری چھوٹی بہن کے سسر تھے لیکن ان کا سلوک اپنی بہو کے ساتھ ایسا تھا جیسے ان کی حقیقی بیٹی ہو بلکہ ہمارے والدین بہن بھائیوں بلکہ سارے خاندان کے ساتھ بڑا ہی مشفقانہ سلوک تھا۔ اسی طرح میری بڑی بھابھی کے والد جو ہمارے پھوپھا جان تھے ان کے ساتھ ابو جان کا کافی وقت سندھ میں اکٹھے گزرا اور ہمیشہ عزت و احترام اور غیر معمولی محبت کا تعلق رہا۔

اور پھر میرے میاں منصور چیمہ صاحب اور میرے بہنوئی حنیف محمود صاحب سے بھی بیٹوں کی طرح پیار اور عزت کا برتاؤ کرتے۔ دونوں کا کہنا تھا کہ ہم نے ان کو با اصول صاف ستھری شخصیت اور عبادتوں کے شوقین اور خلافت کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بزرگ انسان پایا اور صحیح معنی میں متقی انسان اور صوفی منش بزرگ وجود تھے۔

جرمنی سے عبدالغفور بھٹی صاحب مرحوم سابق صدر انصاراللہ کی بیٹی لبنیٰ ثاقب صاحبہ نے لکھا کہ ملازمت کے دوران ابا جان یعنی غفور بھٹی صاحب کو سگریٹ نوشی کی عادت پڑ گئی جس پر صوفی صاحب نے اتنے پیار سے انہیں سمجھایا اور اس بد عادت کو چھوڑنے کے اتنے اچھے طریقے بتائے کہ بالآخر ان کی یہ بری عادت چھوٹ گئی اور اس وجہ سے وہ ہمیشہ ان کا ذکر بہت پیار اور عزت سے شکر گزاری کے جذبات سے کیا کرتے تھے۔

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123612 میں Yulia Gubanva

بنت Igor قوم.... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 31 سال بیعت 2013ء ساکن Bishkek ضلع و ملک Kyrgyztan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30 جون 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 400 Us Dollar ماہوار بصورت Sallary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Yulia Gubanva گواہ شد نمبر1۔Salamat S/o Kyshtobaev گواہ شد نمبر2۔ Sabah Uz Zafar S/o Amir Hussan

مسل نمبر123613 میں رانا تنویر

ولد شبیر احمد قوم راجپوت پیشہ.... عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Lorch ضلع وملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ21 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 400 یورو ماہوار بصورت Social A مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔رانا تنویر گواہ شد نمبر1۔ملک ذوالفقار علی ولد ملک فیروز دین مرحوم گواہ شد نمبر2۔شاہد اقبال ولد محمد اسماعیل مرحوم

مسل نمبر123614 میں Rana Mazaffar Hameed Ahmad

ولد Rana Hameed Ullah قوم راجپوت پیشہ بیروزگار عمر41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Neuss ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ6 ستمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2100 یورو ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Rana Mazaffar Hameed Ahmed گواہ شد نمبر1۔ Naseer Ahmed S/o Rasheed Ahmad گواہ شد نمبر2۔ Tariq Mahmood S/o Ch.Nazeer Ahmad

مسل نمبر123615 میں مرزا منور احمد ناصر

ولد۔مرزا ناصر احمد قوم مغل پیشہ ہنرمند مزدوری عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Neuss ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 ستمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1100 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مرزا منور احمد ناصر گواہ شد نمبر1۔ رانا نیر شہزاد ولد دوست محمد گواہ شد نمبر2۔طارق محمود

مسل نمبر123616 میں Saira Usman

بنت Tariq Usman قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Delmeahorst ضلع وملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 ستمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ Saira Usman گواہ شد نمبر1۔ Iaria Usaman گواہ شد نمبر2۔احسن S/o Usman Ali Sheikh خالد ولد محمد افضل عارف

مسل نمبر123617 میں رضوان احمد

ولد بشیر احمد محمود قوم آرائیں پیشہ بے روزگار عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Berlin ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15/اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 400 یورو ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔رضوان احمد گواہ شد نمبر1۔ مبارک احمد ولد طارق احمد گواہ شد نمبر2۔شاہد کامران ولد نذیر احمد

مسل نمبر123618 میں ثانیہ احمد

بنت ناصر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Henstedt. Ulzburg ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3/اکتوبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 13 گرام 400 یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ثانیہ احمد گواہ شد نمبر1۔ ناصر احمد ولد سردار محمود گواہ شد نمبر2۔ Fazal Ahmad Khan S/o Ch.Columbu Khan

مسل نمبر123619 میں Basharat Ahmed

ولد Tamalu Ddin قوم جٹ پیشہ بے روزگار عمر46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Alzey ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 330 یورو ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Basharat Ahmed گواہ شد نمبر1۔ Sohail Nawaz S/o Ch.Muhammad Nawaz گواہ شد نمبر2۔ M.Umar Afzaal S/o M.Afzaal

مسل نمبر123620 میں فلاح الدین احمد

ولد نصیر الدین احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bremen ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30/اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فلاح الدین احمد گواہ شد نمبر 1۔ حنان سہیل احمد ولد محمد منیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ طارق احمد بٹ ولد منور احمد بٹ

مسل نمبر123621 میں مناحل شاد

زوجہ نبیل احمد شاد قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Nidda ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ16 جون 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 145 گرام 4ہزار648 یورو (2) حق مہر بذریعہ زیور 2500 یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔مناحل شاد گواہ شد نمبر 1۔صغیر احمد شاد ولد بشیر احمد بھٹی گواہ شد نمبر2۔نبیل احمد شاد ولد صغیر احمد شاد

مسل نمبر123622 میں حبیب حفیظ

ولد محمد حفیظ قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tudesheim ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 ستمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حبیب حفیظ گواہ شد نمبر1۔ Mohammad Hafiz S/o Malik M.Rafiq گواہ شد نمبر2۔ Latif Malik S/o Rafiq Malik

مسل نمبر123623 میں امینہ اختر

زوجہ منور احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ciesbaden ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31 مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور178 گرام 5700 یورو اس وقت مجھے مبلغ 250 یورو ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔امینہ اختر گواہ شد نمبر1۔عطاء المالک احمد ولد مبشر احمد گواہ شد نمبر2۔عبدالرشید ولد محمد شریف

مسل نمبر123624 میں Osman Hadi Ahmad

ولد Muhammad Ahmad قوم آرائیں پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Berlin ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1ہزار700 یورو ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Osman Hadi Ahmad گواہ شد نمبر1۔سلطان احمد اٹھوال ولد چوہدری محمد یعقوب اٹھوال گواہ شد نمبر2۔ Said Ahmed A.f

☆............☆..................☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم عدنان احمد کاہلوں صاحب معلم وقف جدید چک نمبر R-191/7 ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کی چھوٹی بہن محترمہ رخشندہ قیصرہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد زبیر صاحب آف کینال پارک نزد رتہ جھال گوجرانوالہ کو مورخہ 30 اپریل 2016ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کی وقف نو کی مبارک تحریک میں شمولیت کی اجازت دیتے ہوئے ماہرہ احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم منور احمد فضل صاحب کینال پارک گوجرانوالہ کی پوتی اور مکرم چوہدری مشتاق احمد کاہلوں صاحب چک نمبر 192 مراد ضلع بہاولپور حال مقیم سری لنکا کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، نافع الناس، خلافت کی وفادار اور والدین کیلئے ہر طرح سے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم رشید احمد ایاز صاحب ایاز میڈیکل سٹور مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی محترم نذیر احمد ایاز صاحب ابن مکرم مختار احمد ایاز صاحب مرحوم آف مشرقی افریقہ مورخہ 3 جولائی 2016ء کو نیویارک امریکہ میں بعمر 69 سال وفات پاگئے۔ مرحوم کو وفات سے دو روز قبل برین سٹروک کا اٹیک ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ قومہ میں چلے گئے۔ دو روز مختصر بیماری کے بعد اپنے مولاحقیقی سے جاملے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 4 جولائی کو بیت ظفر نیویارک میں مکرم داؤد حنیف صاحب مشنری انچارج نیویارک ریجن نے پڑھائی۔ مورخہ 5 جولائی کو مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد محترم داؤد حنیف صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے فعال زندگی گزاری۔ آپ نے نیویارک کی جماعت کے صدر کے طور پر 36 سال کام کیا۔ مرحوم نے محنت، دیانتداری اور خلوص سے اپنے فرائض نبھائے۔ مرحوم نے Humanity First کے ساتھ امریکہ اور تنزانیہ کیلئے فنڈ ریزنگ اور مختلف پروجیکٹ پر بہت کام کیا۔ ہر ایک کے ساتھ خوش اسلوبی کے ساتھ ملنا، ہر ایک کے دکھ تکلیف میں سب کی امداد کرنا، ہمدردی کرنا آپ کی عادت تھی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات کو بلند کرے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ آمین

نیلامی سامان

❁ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور کی نیلامی مورخہ 18 جولائی 2016ء کو بوقت صبح 9:30 بجے ویئر ہاؤس صدر انجمن احمدیہ دارالنصر وسطی میں ہو گی۔ خواہشمند حضرات استفادہ فرمائیں۔

سامان

الماریاں، ٹیبل، کرسیاں، چارپائیاں، ایکسرسائز مشین، واٹر کولر، گول سیڑھی، بیٹریاں، جنریٹر، ہیٹر، قالین، الیکٹرک لائیٹ، متفرق سامان الیکٹرک + پلاسٹک۔

نوٹ: نیلامی کی رقم موقع پر ادا کرنا ہوگی۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم احمد حبیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ولادت

❁ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم عطاء المنعم رضوان صاحب اور بہو مکرمہ صائمہ رضوان صاحبہ کو مورخہ 8 جولائی 2016ء کو جرمنی میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کو محسن خان نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت فتح دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور محترم حافظ عبدالکریم صاحب خوشابی کی نسل سے اور مکرم لطیف احمد خان صاحب راولپنڈی حال جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور دین ودنیا کی حسنات پانے والا بنائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁

مکرم لیفٹیننٹ کمانڈر (ر) عبدالمومن صاحب

خدمت والدین کی برکت

خاکسار حضرت مفتی محمد صادق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا داماد ہے۔ اس وقت میری عمر 90 سال کے قریب ہے۔ خاکسار کو بفضل اللہ تعالیٰ متواتر 27 سال تک مجلس شوریٰ میں نمائندگی کا بھی موقع ملتا رہا ہے۔

خاکسار 1958ء میں نیوی کے میڈیکل ٹریننگ سکول کا انچارج تھا۔ میری عادت تھی کہ آنے والے ہر Recruit سے انٹرویو لیتا۔ اس سے ان کے فطری رجحان کا اندازہ ہو جاتا تھا۔ انہی میں سے ایک لال حسین نام کے Recruit سے بھی انٹرویو لیا۔ تو اس کے پاس صرف اپنے ماں باپ کے ذکر اور ان کی باتوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ میرے ذہن میں اس وقت قرآن کریم کی یہ آیت آئی کہ ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے۔ خاکسار وہیں پر اپنے دل میں دعا کرتا چلا گیا اور قلبی کیفیت سے سمجھا کہ یہ دعا قبول ہے۔ اس لئے میں نے اس سے کہا کہ لال حسین تم اس بات کو لکھ رکھو کہ ایک دن تم نیوی میں اپنے آپ کو آفیسر کے یونیفارم میں دیکھو گے۔

ان دنوں نیوی ہسپتال کے پاس جسے پی این ایس شفاء کہا جاتا ہے، آرمی سے لئے ہوئے چند کچے بیرکس تھے۔ اس لئے ڈاکٹروں کے علاوہ صرف ایک دوا فسران تھے۔ اب تو خدا کے فضل سے ایئر کنڈیشنڈ ہسپتال بنے ہوئے ہیں۔ جب میڈیکل ٹریننگ سکول بنا اور مجھے اس کا افسر انچارج بنایا گیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ خاکسار کو کراچی میں لندن Correspondance Based ایک ٹریننگ سے انگریزی میں جرنلزم سیکھنے کا موقع ملا تھا۔ آخر کار خاکسار ریٹائر ہوا اور چند سال کے بعد ہی لال حسین لیفٹیننٹ کمانڈر بن کر اسی ٹریننگ سکول کا انچارج بنا اور میری ہی کرسی پر بیٹھ کر اس نے فون کر کے مجھے بلوایا اور اپنے سٹاف کو بلا کر میرا اس طرح تعارف کروایا کہ یہ ہمارے پرانے ریٹائرڈ افسر ہیں، جب سروس میں تھے تو دعا کر کے جواب دیتے تھے۔ کئی اور مخلص احمدیوں کے ساتھ ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ اب ریٹائر ہو کر لال حسین کا گھر بھی میرے گھر کے قریب ہے۔

بقیہ از صفحہ 5 محترم صوفی نذیر احمد صاحب

ربوہ سے ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب (ابن محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد) لکھتے ہیں کہ بہت ہی شفیق انسان تھے اور محلے کے بچوں کی تربیت کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ ہمارے اچھے کاموں کی حوصلہ افزائی فرماتے اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتے تھے۔ کبھی کبھی ہمیں ان کی ڈانٹ بھی کھانی پڑتی تھی لیکن ہمیشہ محبت اور پیار میں بھری ہوئی اور ایسی کہ ہماری اصلاح کی خاطر۔ بہت سا پیار ہم نے ان سے سمیٹا۔

مکرم شاہد لطیف صاحب (اسسٹنٹ سیکرٹری ضیافت جرمنی) میرے بھائی کو لکھتے ہیں کہ جس درد کے ساتھ صوفی صاحب مرحوم کو دعا کرتے دیکھا ہے میں نے آج تک اپنی زندگی میں کسی کو نہیں دیکھا۔ خدا تعالیٰ کی حمد کرتے رہتے تھے اور میں ایک دن فجر کی نماز پر رات کے سونے کے لباس میں ہی شامل ہو گیا تو صوفی صاحب فرمانے لگے بیٹا ابھی آپ کی ساری زندگی پڑی ہوئی ہے اور پھر کہا کہ آپ کسی وکیل کے پاس اس حالت میں نہیں جاتے۔ جس ذات کے سامنے آپ پیش ہونے آئے ہو وہ تو کائنات کا مالک ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس نیک بزرگ نے یہ کہہ کر میری زندگی بدل دی۔

ہمارے ابو کے چچا زاد بھائی محترم محمد امین صاحب ڈسکہ سے لکھتے ہیں کہ بھائی جان بہت پیار کرنے والے تھے اور خوشی کا مقام ہے کہ وہ اپنے حقیقی مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب رہے اور خدا تعالیٰ نے ان کو بیوی بھی بہت مثالی عطا فرمائی۔

جب بھی ہم نے ان سے پوچھا ابو جان کیا حال ہے تو ہمیشہ یہی جواب دیا کہ الحمدللہ میں ٹھیک ہوں۔ تم اپنی سناؤ۔ حالانکہ آپ کو سانس کی انتہائی تکلیف تھی لیکن ایک دفعہ بھی انہوں نے پریشانی کا اظہار نہیں کیا۔ ابو جان ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ میں فوجی ہوں اور جب بھی فوج کی کوئی بات شروع ہوتی تو جوش سے اپنی جنگوں میں شمولیت اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتے۔ ابو جان نے دوسری جنگ عظیم اور پھر 65ء کی اور 71ء کی جنگوں میں حصہ لیا اور غازی بن کر لوٹتے رہے۔

بقول میرے ماموں زاد بھائی مبارک احمد صاحب کے کہ ماما جی اب جبکہ ان کی عمر 93 سال تھی اپنے آپ کو بوڑھا نہیں سمجھتے تھے اور بڑے فخر سے کہتے تھے کہ اللہ کے فضل سے میں 10 فروری کو 93 سال کا ہو جاؤں گا اور اپنے خاندان میں میں نے سب سے لمبی عمر پائی ہے۔ سوائے ہسپتال کے ہم نے ان کو کبھی شکن آلود کپڑوں میں نہیں دیکھا۔ ہمیشہ صاف ستھرا سفید لباس پہنتے اور چاق و چوبند رہتے حتیٰ کہ ہسپتال میں بھی بڑے چست اور ایکٹیو تھے اور ہرگز کسی تکلیف کا اظہار نہیں کیا۔

آپ اکثر بڑے جوش اور جذبے سے یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

مجھے کیا اس سے گر دنیا مجھے فرزانہ کہتی ہے
تمنا ہے کہ تم کہہ دو میرا دیوانہ آتا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ابو جان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے والدین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

داخلہ نصرت جہاں کالج بوائز ربوہ

نصرت جہاں کالج بوائز دارالنصر غربی ربوہ میں ایف ایس سی فرسٹ ائیر کلاس میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ ادارہ کا الحاق آغا خان بورڈ کے ساتھ ہے۔

ادارہ ہذا میں درج ذیل گروپس میں داخلہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

گروپ نمبر 1۔ پری انجینئرنگ مضامین۔
گروپ نمبر 2۔ پری میڈیکل مضامین۔ گروپ نمبر 3۔ I.C.S مضامین
گروپ نمبر 4۔ Maht, Stat, Economics۔
گروپ نمبر 5۔ آئی کام مضامین۔
گروپ نمبر 6۔ Stat, Economics, Geography

داخلہ فارم ادارہ کے دفتر سے 16 جولائی 2016ء سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جو درج ذیل دستاویزات کے ساتھ جمع کروائیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4 راگست 2016ء ہے۔

انٹرویو برائے داخلہ گروپ کی صورت میں مورخہ 8-9 اور 10 راگست کو سہ پہر 2 بجے کالج میں ہوگا۔ داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات منسلک کرنا ضروری ہیں۔

(i) چار عدد حالیہ رنگین تصاویر "x2" $1\frac{1}{2}$ کالر والی سفید قمیض میں اور ہلکے نیلے Background پر بغیر ٹوپی ہونا ضروری ہے۔
(ii) رزلٹ کارڈ کی کاپی
(iii) کریکٹر سرٹیفیکیٹ اصل جس ادارہ سے میٹرک کیا ہے۔
(iv) 'ب' فارم کی کاپی یا اپنا قومی شناختی کارڈ ہوتو اس کی کاپی۔
(v) آغا خان بورڈ کے علاوہ دیگر تعلیمی بورڈز سے میٹرک کرنے والے طلباء Board Migration Certificate اصل
(vi) اولیول کرنے والے طلباء Equivalence Certificate اصل۔

نوٹ: مذکورہ بالا دستاویزات مکمل کرنا ضروری ہیں۔ بصورت دیگر فارم جمع نہ ہوگا۔

مزید معلومات کیلئے کالج ہذا کے دفتر سے رابطہ کریں یا پھر 6215834 پر فون کر کے پوچھ لیں۔

داخل ہونے والے طلباء کی فہرست مورخہ 11 راگست کو کالج کے نوٹس بورڈ پر آویزاں ہوگی۔ کالج کی فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 راگست ہے۔

کلاسز مورخہ 15 راگست صبح 7 بجے سے شروع ہوجائیں گی۔

(پرنسپل نصرت جہاں کالج بوائز ربوہ)

☆............☆............☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

17 جولائی 2016ء

12:35 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:20 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:00 am	الترتیل
6:30 am	جامعہ احمدیہ جرمنی کنونشن
7:40 am	سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء
9:05 am	میدان عمل کی کہانی
10:05 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال وجواب
3:55 pm	خطبہ جمعہ 27 فروری 2015ء (سپینش سروس)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	گلشن وقف نو
9:10 pm	غزوات النبی ﷺ
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:30 pm	گلشن وقف نو

18 جولائی 2016ء

12:30 am	Beacon of Truth Live
1:30 am	Roots To Branches
2:00 am	ٹورانٹو اور نائیجیریا
2:30 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
3:00 am	خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء
4:10 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:05 am	Roots To Branches
7:35 am	خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء
8:40 am	غزوات النبی ﷺ
9:30 am	ٹورانٹو اور نائیجیریا
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کے اعزاز میں بیت المقیت نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب 4 نومبر 2013ء
12:45 pm	رشتہ ناطہ کے مسائل
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ سروس
3:05 pm	خطبہ جمعہ 19 فروری 2016ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:20 pm	سیرت النبی ﷺ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	الترتیل
5:40 pm	خطبہ جمعہ 27 اگست 2010ء
6:45 pm	Shotter Shondhane
7:50 pm	سیرت النبی ﷺ
8:25 pm	خلافت حقہ دینیہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کے اعزاز میں پارلیمنٹ نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 14 جولائی

طلوع فجر	3:35
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:18
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

موسم ابرآلود رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14 جولائی 2016ء

6:15 am	انصار اللہ یوکے اجتماع
7:15 am	دینی وفقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کے اعزاز میں برسبین میں استقبالیہ تقریب
1:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:05 pm	خطبہ جمعہ 8 جولائی 2016ء
9:25 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:00 pm	الحوار المباشر Live

گاڑی برائے فروخت

ایک عدد سوزوکی Cultus اچھی حالت میں برائے فروخت

رابطہ: 0333-6703437

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
کار کرایہ پر دستیاب ہے۔

اقصیٰ چوک ربوہ 0334-6202486 0332-7075184

فلیٹ برائے مستقل کرایہ

تین بیڈ رومز، ڈرائنگ ڈائننگ پر مشتمل فلیٹ نزد بیت الکرامہ تھرڈ فلور پر کرایہ کیلئے میسر ہے۔

برائے رابطہ: ناصر خلیل دارالصدر جنوبی ربوہ
موبائل: 0300-7705302
0348-0674356

E-Soft کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ ٹیوشن سنٹر

(صرف لیڈیز کیلئے) نظارت تعلیم سے منظور شدہ

کمپیوٹر کورسز: درج ذیل کورسز کروائے جارہے ہیں

☆ بیسک کمپیوٹر کورس ☆ مائیکروسافٹ آفس کورس
☆ کمپوزنگ کورس ☆ انٹرنیٹ کورس

ٹیوشن کلاسز: میٹرک (9th ,10th) اور F.SC (11th ,12th) کی ٹیوشن کلاسز شاندار سمر ڈسکاؤنٹ پیکج کے ساتھ جاری ہیں۔

کوالیفائڈ لیڈیز ٹیچرز (B.Sc, M.Sc) بھی جو ٹیوشن پڑھا کر اپنی آمدنی میں اضافہ کرنا چاہتی ہوں رابطہ کریں۔

ابھی رابطہ کریں۔ وڑائچ ہاؤس مکان نمبر 24 گلی نمبر 6 رحمٰن کالونی ربوہ
0333-8037010
03367063487

FR-10

سٹائلش بوتیک اینڈ سٹیچنگ

ٹھہریئے ٹھہریئے! آپ کو لاہور اور فیصل آباد جانے کی ضرورت ہرگز نہیں۔ اب آپ کو ملے آپ کے شہر ربوہ میں ایک ہی چھت کے نیچے اعلیٰ معیار اور مناسب قیمت۔ ہمارے ہاں تمام Designers کے سوٹ اور لان کے Replica نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔ نیز اپنی مرضی کا کوئی بھی سوٹ آرڈر پر منگوائیں۔ مناسب قیمت پر عمدہ سلائی کے لئے تشریف لائیں۔

معیار جو آپ چاہیں

ریلوے روڈ مبشر مارکیٹ نزد گودام ربوہ: 047-6214744, 0300-7700144

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ

PEE

نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ

پی، وی، سی لائننگ، فائبر لائننگ

پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد

37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741